SIR PUNCH HIND

ضوابط مراسلات

یہ جو ہفتہ کو یہ اخبار شائع ہوتا ہے بلحاظ نصب
طرفداری کسی حال میں بیچ نہیں ہے مضامین مفید عام
سنت خاص مضمون جو لائق اور طرفداری سے بری ہوں
بحساب فی سطر اور اشتہارات کے لیے قیمت
ہے جو صاحب قیمت اخبار بھیجیں ہنڈی یا منی آرڈر
اور [illegible] روانہ فرماویں تو [illegible] کمیشن [illegible]
تاکہ مطبع کا نقصان نہو

ضوابط سرپنچ ہند

اور جو صاحب اخبار بطور نمونہ طلب فرماویں ٹکٹ
اندر خط بند کر کے روانہ فرماویں اگر بلا ٹکٹ اخبار بطور نمونہ
طلب فرماوینگے ہرگز روانہ نہوگا دفتر کی تحریر متعلق ادارہ
دفتر سرپنچ ہند [illegible] بنام مالک [illegible] نام ہو ورنہ
نامعتبر سمجھی جاوینگی جو صاحب کا رسالہ [illegible] یا اپنی جگہ
مضامین بھیجیں صاحب [illegible] طلب
[illegible] اپنے اصلی نام کی [illegible] بھیجیں [illegible] واپس ہوگا

شرح قیمت

قیمت بطور پیشگی	ماہواری	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
اپنے شہر والوں سے علاوہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بیرون شہر کے امراء و رؤسا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بیرونجات سے عام لوگوں سے محصول ڈاک	۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بیرونجات کے [illegible] رؤسا سے محصول ڈاک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] پیشگی ماہوار [illegible]

کارسپانڈنٹ

نواب سرپنچ ہند بہادر زاد شہرتہ [illegible] مقام پر ایک شاگرد رشید کے [illegible] استاد شش یاد سوال [illegible] استاد افلاطون نژاد کے ذکر صحبت پر شاگرد کو جواب سنی طبیعت محظوظ ہوئی کہ ماہ اپریل کا [illegible] زبان پر آیا بجنسہ شایع ملاحظہ [illegible] آپ کے نذر تمہین ہوا یاد رہے کہ حروف [illegible] سے مراد سوال شاگرد کریم و جیم مجرد [illegible] مراد جواب استاد رحیم ہو سوال جواب یہ ہین اتفاق [illegible] کہتے ہین - ج - نا اتفاقی کو - س - دوست [illegible] کہتے ہین - ج - جو لہو کا پیاسا ہو - س - نقصہ [illegible] کہتے ہین - ج - جسکی تسبیح معلوم ہین پہر لہو [illegible] - س - شام [illegible] کہتے ہین - ج - جو آنکہ مین دبی [illegible] - س - بندی کسکو کہتے ہین - [illegible] جو بدکار انکو چہوڑی ہندی س - مام کسکو کہتے [illegible] کو جہا یاد رہی کا [illegible] نشان نہ ہو کا عالم ہو زاغ و زغن کا نشیمن ہو [illegible] کے صحن ہم پولیس یاد آگئے - س - مکان کسکا نام ہے - ج - پیر میدان کو بیان [illegible] کا آشیانہ ہو آبادی کا سو سو کوس تک گمان نہ ہو [illegible] آدمی کسے کہتے ہین - ج - جو اپنے باپ دادا سے کا چلن چہوڑ کر کوٹ پتلون پہنے غرور کے مارے زمین پر پانون نہ دہرے سر کو [illegible] سے چار انگل اونچا چلتا ہو - س - تہذیب کسکو کہتے ہین - ج - ہندوستانیونکا کرسی نشین [illegible] کانٹے سے بسکٹ نان پاؤ مرغی کے [illegible] انگریزی بیچاول کہکے بات کرنا [illegible] سمجہانا دو ہی کتا پالنا یا لا برداری کہہ جانا [illegible] بوٹ پہن کہانا مین لکڑی لیکر [illegible] راستہ مین چلنا ذرا غول کیکر تیور [illegible] کرنا نوجیونکا نکاح برا جاننا [illegible] یار تار تار نزع فصاحت کے ظل مین [illegible] زبانی ہندوستانی ساز اسباب خراب کرنا اشیائے [illegible] سمجہنا مرثیہ کہنا جس شخص

ہین اسکے اگر صفات ہون وہ بیشک مہذب ہے - س - یہ تو سب آپ نے الٹا فرمایا کہ جو یہ سمجہے ہین نہ آنکہ جیسے ہون قیامت قریب آنے کی اور ہتا ہو گا -

گپ شپ

شیخ سیدخان بیگ نواب سرپنچ ہند اپریل کا مہینا تمام ہو اسہ ہم سے بڑے تعجب کا مقام ہے کہ آپ نے کوئی لطیفہ ایسا نہ سنایا جسمین دل لگی ہوتی ہنسی آئے غم دور ہو طبیعت بہل جائے خیر لو سنو - اب ہم ہی سناتے ہین کل ہمارا گذر چاندگوناز مین ہوا نشہ بازونکی جمعیت کو کیا کیا جو وقت پر دیکہا کہ واہ جی واہ ایک بولا کہ بدید انتظام ہونیوالا ہے تحقیق سنا ہے کہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی قایم ہو کر سارا شہر الہ آباد معہ قلعہ و دریاؤن کے لکہنؤ میں متصل نہر گنگ کے اوٹہا کر لگایا جائیگا اور یہی صدر اعلی قایم ہوگا - [illegible] پہنچ آئے [illegible] سلطنت انگلستان کے لکہنؤ مین آمد آمد ہے غرض یہ ہے کہ بائیس برس کے بعد واجد علی شاہ پر گورنمنٹ نے ترس کہایا اور ملک اودہ پہر انکو تخت نشین کرینگے تیسرے نے کہا کہ کل ایک مدبر بیان کرتا تہا کہ کوئی مسودہ قانون جدید تیار ہو کر بنا بر منظوری پیش ہوا ہے منشا اوسکا یہ ہے کہ رنڈیان حرامکاری سے باز رہین نکاح یا متاع لگنے پڑہائے جاوین اور نائکائین برٹش انڈیا کے باہر نکال دیجائین کہ پہر نوچیان خرید کر بیان نہ لائین - اور نچکیوں ده نہ بڑہائین چوتہے نے کہا کہ اجی بہائی تواریخ کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین بڑے بڑے راجہ اور بڑے بڑے بادشاہ گذرے کہ جنکے یہان دنیا کی نعمتین موجود نہین حتی کہ موت و حیات تک قید تہی مگر فی زمانہ انگریز سے بہت بڑے اقبالمند بادشاہ ہوے کہ جنکے فراشخانہ مین ایک زر بفت کا فرش ہی لاکہ کوس لمبا چالیس ہزار میل چوڑا سنہری قنقش [illegible] اور ستک [illegible] شیر جارہ [illegible]

لئے چلا جائی اور توپخانہ نوالیا آراستہ ہے کہ سال ماہ گذشتہ مین امریکا سے تین انگریز بیلون کے گود مین بیٹہ کر چاند کا حال دریافت کرنیکو آسمان پر گئے تہے جنمین سے ایک بھی نہ پہرا بقول استاد شعر

پہرا نہ ملک عدم سے کوئی سے پوچہین ہم کہ مسافرو کہو منزل مین کیا گذرتی ہے -

پانچوین نے کہا کہ اجی میان انگریز بڑے عقلمند ہین انسے جو کچہ ہو جائی عجب نہین ایک انکی اور نئی ایجاد یہ ہے کہ سنا ہی کئی ہزار انگریز سوداگر کئی ارب کا مال تجارت ہمراہ لیے ہوے کل صبح کو لندن سے تار برقی کے ڈاک پر روانہ ہو کر شام کو لکہنؤ کے ہوٹل مین داخل ہو جائینگے - چہٹا بولا اجی بہائی قریب قیامت کے دن آگئے کہ نوجوان رنڈیون پر دو بلائین نازل ہین ایک یہ کہ مار ڈالی جاتی ہین اور خوف سے مرتی ہین اور [illegible] کے گہر مین متوعہ یا منکوحہ بن کر رہتی ہین دوسری یہ کہ نائکائین یا نہشت تعصب ہوتی ہین یا فقیر ہو کر نعرہ ہر یار خدا و باطن آفتوں سے شیطان روتی ہین - بندہ تو اتنا سنکر ہوان سے غنیمت کہ بہی ایسے تنگ بند یون سے نکل بہاگے -

میان سرپنچ ہند داد شوکتہ ایک زمانہ وہ تہا کہ کوئی اخبار کسی روز زہرہ و مشتری کے ذکر سے خالی نہ ہوتا تہا یا تو اب نام بھی سننے مین نہین آتا بڑے تعجب کی بات ہے مگر یہ بات دو حال سے خالی نہین یا تو ذکر آپنے اشعار مین ترک کیا یا ایک شاعر نے نکاح اپنا پڑہا لیا ہر حال شہر کا رنڈیونکی یا اخبارون کا بے مشتری کے ذکر سے خالی رہنا نوجوانون کو باعث دلچسپی نہین - بیت

پہیر زبان سے چلی جائی اسد
نہ سہی وصل تو حسرت ہی سہی

اور جو نکا اب تحقیق سنا گیا کہ یہ مشتری کو شاعر ہمدان ناگوار ہے شعر گوئی سے نکلے ہو کر بدنامی زبان تک جا پہنچے جسمین ہنسی آئے نہ یہ کہ فرین

ثانی آنسو بہاتے لہذا اب ہم از روی مسرت ان
سنو خدا پر باب نشاط پر مہر کر گئے اور بی بیدری
وعدہ خانم کے سر مبارک مرحومہ پر ہاتھ رکھکے
بی مشتری صاحب کے خدمت گذاری سے درگذر
کرتے ہیں اور دوسرے شخص کو اونکی جا پر مقام
اجلاس پر بٹھاتے ہیں مصرعہ ان کا لینگے فروغ کا

ز تن ترکن اید دوست در بہار
کہ تقویم پاری نیاید بکار

رنڈیوں اور خواجہ سراؤں کو جواہرات پر اکثر ناز ہیں
جیسے پنا۔ فیروزہ۔ جواہر۔ موتی۔ مونگا۔
ہیرا۔ یاقوت۔ نیلم۔ الماس۔ مگر ان دونوں
فرقوں میں جواہر و بی گوہر جان نے پیدا کی کہ
تمام دنیا نے سلسلہ سلک محبت اور رشتہ
رشتہ الفت توڑ کر جوہری بازار پر دہاوا کیا
اور رشتہ سلک مروارید کسطرح ہر دم ایک نے
گہر سے نکالا ایسی لعل سوداگری دوسرے کو
نصیب نہیں ہوئی سبحان اللہ بی فیروزہ نے
او نیر رشک سے ہیرا کہایا لیکن بڑے آدمی
نے نکاح پڑھایا بی زہرہ نے بھی ہم سنگ ہم پلہ
ہونیکے طالب النعل بالنعل پیش قدمی کی بعض
ناجرونکو برہمی کے اور گوہر جان نے او نکو
عرب۔ کل شی یرجع الی اصلہ کیا اونا نی کی
کہ ایک سے لڑی دوسرے جواہر خانے میں
پہونچی اور کیونکر نہ ہو مصرعہ قدر زر زرگر بداند
قدر جوہر جوہری ۔ اب تو یہ نوبت ہے کہ لوگ
صورت دیکھنے کو ترس رہے ہیں وہ موتی کی
طرح ڈبیا کے اندر بیٹھنے والی ہیں یہاں حسرت
دیدار میں جان کے لالے ہیں ۔ **شعر**

جو بہا آنسو کوئی ہیرا کوئی دردانہ ہو
آنکھ کا پردہ مرا گویا جواہر خانہ ہو

یہ سب کچھ ہو چکا اک تازہ شگوفہ **سنئے**
کہ بی جان جو نخرے کیلئے ہند میں گرفتار ہوئی
انکے چار ہوئی ہر دم ریل کے وقت روانگی کے
تلاش ہوئی دل میں زخم ہے جگر میں خراش ہے
بدن میں درد ہے لب پر آہ سرد ہے مزاج میں
وسواس ہے چہرہ اداس ہے بے بسی میں جی
ہیں باتو نہیں جان کہو تی ہیں زبان پر نالہ و آہ ہے
بیتابی دل چہرہ پر گواہ ہے ۔ **بیت**

الہی خیر ہو کچھ آج رنگ بیڈہب ہے
تپک اوبھی گئی دن سے آبلہ نکا

اونکے عشقبازوں کو چاہیے کہ ہوا کہ خانوں اور
اسٹیشنوں کو خوب محافظت سے رکھیں اور خبر اونکی
جا بجا غار کہدوائیں کہ نقب کی راہ سے زمین کے
تلے تلے نکل جائیں اور تار برقی کی بھی حفاظت
فرمائیں کہ یار بالا بالا جالی بنائیں ۔ **شعر**

مراد ما نصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم رفتیم

وما علی الرسول الا البلاغ

ای حضرات سرپنچ صاحب یقین مانئے
آج عجب تنگی ہوئی خوب بخشہ

نبا تیں کے خدمتین التماس ہے کہ کل بروز شنبہ
بیستم ربیع الثانی سنہ ۹۶ ہجری کو اتفاقا قریب
الفاق محلہ میں ایک شفیق کے مکان پر گیا
اور ہنوز وہاں اچھی طرح بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ قریب
سے اوس مکان کے ایک غول بندروں کا نکلا
کہ چھوٹے چھوٹے بندر بہت تھے اتنے میں ایک
شخص علی حسن خان نام اپنے گھر میں کہانا کہاتے
تھے اور اونکو اکثر سانپ پکڑنے کا نہایت شوق تھا
جب وہ غول بندروں کا اونکے کوٹھے پر آیا ۔ تو
علی حسن خان کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ بیمار تہیں
اونکے خاوند نے اپنے نسبتی بھائی سے کہا کہ
بہت آپ سانپ پکڑا کرتے ہیں بھلا ایک بندر کا
بچہ تو پکڑ لیجئے غرض کہ یہاں تو اوندہی کھوپڑیا
کے ہوتی ہی ہیں علی حسن خانصاحب نے بزرگ
بہنوئی کے کہنے سے کمر ہمت میں آ گئے
اور ایک دن اونہا کہ ہر چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے
تھے کہ اونمیں سے ایک بندریہ بغیر بچے والی
نے آگے بڑھکر انکے ہاتھ سے روٹی تہام لی
اور علی حسن خان نے فورًا اوسی بندریہ کی
کی کلائی پکڑ لی پکڑتے ہی کلائی کے اوس بندریہ نے
ایک شور اور غل مچایا تو جسقدر بندر وہاں موجود
تھے وہ سب جمع ہو کر خانصاحب موصوف کی جان
کو بیقرار ہوگئے اب خانصاحب کو کچھ بن نہیں
پڑتا ہے اگر بندریہ کو چھوڑ دیں تو سامنے او نکے
بڑے بہنوئی صاحب کھڑے ہیں یعنی جنکے
فرمایش سے پکڑی ہے وہ یہ کہینگے بڑے
نامرد ہو ایک ذرا سے بندر سے آپ ڈر گئے
اس شرم کے مارے نہ تو بھاگتے ہیں اور نہ
بندریہ کو چھوڑ دیتے ہیں یہانتک جب سب بندر
غول انبار آن پڑا لکڑی بھی ایک پاس نہیں
ہے اور نہ لڑکے بہنوئی صاحب انکو بچاسکتے
ہیں اور نہ یہ خود مارے شرم کے بیکار
ہیں جب کہ سب بندروں نے خانصاحب
پر حملہ کیا تو خانصاحب مذکور نے اوس بندریہ
کے دونوں ہاتھ گلگیر کر پھرا پھرا کے ہر ایک بندر کو
بندریہ سے مارنے لگے جب ایک عرصہ تک ؟
حشر برپا رہا تو اوس بندریہ بیچاری کے آن میں
ساعری یعنی بخانہ کے راستہ سے نکل پڑی آخر کو
جب وہ بندریہ مرگئی تو ایک تہوڑی دیر کے بعد ایک
طرف سے ایک بندر بہت بڑا قوی ہیکل مثل بہادر کے
تیز و جلد چلا آتا ہے یہاں راقم نے منشی سے اپنی
صحبت میں کہا کہ شاید یہ بڑا بندر کوئی اسکا وارث
ہے یہ ذکر ہو ہی رہا ہے کہ وہ بندر آتے ہی برابر دوسرے
کوٹھے پر آ گیا اور خانصاحب نے ڈر کے مارے اپنی لڑکے کو
اپنی بی بی کے گود میں دیکر کوٹھری میں بھیجدیا اور
دروازہ بند کر دیا اور خانصاحب خود دونوں تختوں
میں دیکر چوکی باہر کھڑے ہوئے اور بڑے بہنوئی
صاحب خانصاحب موصوف کے چپ چاپ دالان میں
کھڑے ہوا کا تماشا دیکھ رہے ہیں غرض راقم
کی اس بیان سے یہ ہے کہ جب بندر کود کر میدان
میں سامنے خانصاحب کے آیا تو ہر مرتبہ یہی بچاتا
ہے کہ خانصاحب کی لپک کر ناک اور او نکا خانصاحب کی
دونوں کلائیاں اوس جسیم بندر کی اس زور سے
پکڑیں اور ہاتھ کان دیئے کہ وہ بندر فورًا

سین لاسکتا ... سی جھونپڑے مین پکا
رہ گذرا تو ایک جگہ پر بندر کی چال کی دیکھی
پیسے ہی خانصاحب کے ہاتھ ذرا نرم ہاتھ سے ویسے ہی
او تو پچھلے پاؤن لپٹے خانصاحب سے کمر پر جا کر
لپکی اور منہ جو ہمکتا ہے تو خانصاحب کی ناک
اوسکی منہ مین ساری صاف آگئی جب تو خانصاحب
سنبھلکر چھوڑ دیا اور وہ بندر سیم خانصاحب کے
[illegible] بلاق کے لٹک رہا ہے پر خانصاحب
[illegible] جمین اپنے سو چکر اوس بندر کے منہ مین
ایک گھونسہ بہت تان کر بھی زور سے مارا انگلی خانصاحب
کی اوسکے دانت سے بیٹھ کر چھوٹ گئی تو جب
انکی ہمشیرہ صاحبہ نے یہ حال دیکھا تو وہ الٹین
[illegible] بچانے کو کہ ہے ہے میرے بھائی کو کاٹ کھایا
دیا یہ کہکے ایک گھونسہ جو اپنے ہاتھ سے
اپنے پیٹ پر مارا تو اونکا دم اوسیکے بعد سے
نکل گیا ... ناک کی بدولت جان گئی ... [illegible]

سانپ کی عزت

برور سہ شنبہ تاریخ [illegible] ثانی ۱۳۰۳ ہجری
مطابق ۱۵ ۔ اپریل ۱۸۸۶ع وقت [illegible] بجے دن کے
دو جی علی حسن خانصاحب [illegible] گلاب ہے کہ
ایک شخص مرزا مہدی نامی پاس [illegible]
[illegible] نوکر ہین اونکے ہمشیرہ جی کی لیکر جاتے
تھے اثنا راہ مین بمقام [illegible] کے جب [illegible] حسن
خان پہونچے دیکھا کہ سڑک کے
مغرب طرف نشیب مین بہت بڑی
ایک ساپن ایک ٹھکرے پر بیٹھی ہوئی دھوپ کھا
رہی ہے مگر اوسکے منہ مین ایک تیلوری دبی
ہوئی ہے اور اوس تیلوری کے دونو بازو یعنی
اوس ناگن کے منہ کے باہر نکلے ہوے ہین اور وہ
تیلوری غل مچا رہی ہے کہ خانصاحب نے [illegible]
دیکھا اونکے منہ مین پانی بھر آیا [illegible]
اپنے شیر [illegible] کسی [illegible] راہ گیر کے ہاتھ مین
دیکر اوس ناگن کو پکڑنے چلے کہ دو آدمی وہان
[illegible] سے [illegible] کو دور سے
[illegible] مردون نے [illegible] کہا کہ [illegible] کا سانپ [illegible]

جاتا ہے تو اونہون نے غل مچا کر کہا کہ او میان
خبردار اسکو نہ چھیڑنا اور چلے جاؤ اپنے رستہ رستہ
مگر علی حسن خان نے کسیطرح اون دونو آدمی کا
کہنا نہ مانا اور ایک کپڑا اپنے ہاتھ مین لپیٹ کر
اوس نشیب مین کود پڑے تو جب تک دور رہے
جب تک وہ ناگن اپنے جگہ پر سے نہ ہٹی اور جب
خانصاحب اوس ناگن کے قریب پہونچے اور اونکو
یقین کامل ہوا کہ یہ میرے دشمن ہین تو اوس ناگن
نے رو بقبلہ کیا اور چلی کہ اس لڑکے نے سنبھل کے
اوسکے دم پر ایک ہاتھ مارا تو وہ پلٹی بس پلٹتے ہی
اوسکا منہ اوس گرفت سے ... لڑکے نے پکڑا
کہ [illegible] چھوڑا اور تیلوری ساپن کے منہ سے
چھڑا دی مگر وہ تیلوری جسقدر اوسکے منہ مین تھی
اوتنے جسم پر اوسکے پر و بال بالکل نہ باقی تھے
غرض کہ جب خانصاحب اوسکے دانت توڑ کر اپنے
محل مین [illegible] باہر [illegible] کے نکلے تو وہ ہی دو نوکر
جو [illegible] تھے اور اونکو منع کرتے تھے
کہ تم مت پکڑو اس ساپن کو اور [illegible] مر جاؤ
اونہین دونو آدمیون نے [illegible] مرزا
صاحب برادر انجم الدولہ بہادر سے خبر کی کہ جس ناگن
نے آج [illegible] ایک بچہ کا [illegible] مار ڈالا ہے
اوسکو ایک گروہ نے پکڑا ہے الغرض بمجرد سنتے اس
خبر کے فوراً طلب کر [illegible] کے دریافت کیا کہ تم
اسکو فروخت کروگے انہون نے کہا کہ جی ہان
مرزا صاحب موصوف نے خانصاحب مذکور کو
ایک پانچ روپیہ نکال کر دئے بعوض قیمت ساپن
کے اور ناگن اونسے لے لی لیکر اپنے خدمتگار کو
دے دی اور خدمتگار مرزا صاحب کا واسطے
[illegible] کرنے کے اپنے مکان پر لے گیا محلہ
تحسین گنج مین اور خانصاحب کو مرزا صاحب نے
ایک رومال بھی دیا شالی کوئی پانچ روپیہ کا اور
یہ خوشی خوشی اپنے مکان کو آئے شب کو [illegible]
[illegible] بجے کے ایک آواز گھونگھرو کے چھمکنے کیسی
[illegible] کان مین آئی تو خانصاحب کی نانی نے
[illegible] سیدان مین [illegible] کے دیوار کر

ایک بانس سے بھی لمبا تڑنگا سانپ چلا آتا ہے
علی حسن خان کی نانی سے چلا کر خانصاحب سے
کہا کہ لڑکے تو بہت سانپ پکڑا کرتا ہے کہین تو نے
تو نہین کوئی کیڑا پکڑا ہے جو اوسکا جوڑا تجھسے بدلا لینے
آیا ہو خانصاحب کو تو فکر غالب تھی ہی جب سے
اوٹھ بیٹھے اور باہر نکل کر دیکھا تو اب وہ سانپ
میدان مین آ پہونچا ہے [illegible] خانصاحب نے اپنی
نانی صاحبہ سے پکار اسکے کہا کہ ہان حضرت ہمنے
آج ایک ناگن پکڑی تھی مگر وہ ہمسے نواب کے نوکر
نے بحکم نواب صاحب کے پانچ روپیہ قیمت دیکر
لے لی اب وہ ناگن تحسین گنج مین اوس خدمتگار
کے گھر مین ہے اگر اوسیکا یہ جوڑا آیا ہے تو بھی
اوسکا قسم ہے حضرت سلیمان کی جو [illegible]
غرض کہ یہ کہکر خانصاحب اپنی بے قصوری ظاہر کرنے
لگے تو سانپ چپکا چلا گیا اور وہان تحسین گنج
مین اوس خدمتگار کے گھر پہونچا [illegible]
وہان جو [illegible] کیفیت گذری جب تو [illegible]
میدان مین سانپ بیٹھا اور اسکا سر [illegible]
خدمتگار کی خوشدامن یعنی ساس نے لاکر [illegible]
[illegible] میدان مین [illegible] تو اوسکی [illegible]
[illegible] وہ ناگن مر گئی ۔ تو سانپ نے
ہر چار طرف اوسکے تصدق ہونا شروع کیا اور بعد
تین مرتبہ صدقہ ہونے کے وہ سانپ پھر وہان سے
چلا اور یہ خانصاحب بھی اپنے دلمین نہایت خوف زدہ
ہو رہے تھے اوس سانپ کی [illegible] دیکھ کر جو
[illegible] اپنے شکار کو گئی اور فوراً چلا گیا
گانون پارہ [illegible] ہے اوسمین جسے
وہان یہ جا کر بیہوش گر پڑتے اور اپنے
پلنگ پر سو رہے چھپر کے اندر غرض بعد چند ساعت
کے وہ سانپ پھر وہان شکار پر پہونچا تو ایک
شخص میر عباس نام تھے اونہون نے جو دیکھا
کہ چاندنی رات کھلی ہوئی ہے اور ایک سانپ
بہت بڑا اور بہت چوڑا پھن کئے ہوئے حجرے کے
دروازہ پر کنڈلی مارے بیٹھا ہے تو لگے چیخنے کہ
ہے ہے علی حسن جب سانپ نے [illegible]

تو اندر گھسا اور سہانے خانصاحب سے جا کر
گنڈلی مار کے اور پھن کا کپیا نکال کر لگا جھومنے اور
پیر جیا ہی چلا جاوین کہ اتنے مین خانصاحب
نے بے سبب ہی آنکھین کھول کر دیکھا تو وہی
سانپ جھوم رہا ہے انہون نے جلدی سے کھیر
بند کر لین میر صاحب نے پکارا کہ یہ خواب غفلت
نہین بیداری ہے اوٹھے تو اب خانصاحب بھی
یہ اپنے دل مین سوچے کہ آخر کار یون بھی مفت مارے
جاؤ گے اس سے بہتر یہ بات ہے کہ کچھ تو
ہاتھ پاؤن کچھ ہلاؤ آگے خدا مالک ہے غصہ سے
نے پلنگ پر سے ایک ایسی لوٹ جو ماری تو دھم سے
نیچے گر سے اور باہر ایک کھیت خوب گہرا ہوا تھا
کہ بیا اوس مین جا گرے اور سانپ بھی بہت ہی پھرتی
کے ساتھ اوس کھیت کی طرف چلا غرض کہ دونو کا
مقابلہ ہوا مگر یہ بلندی سانپ کی دیکھنی چاہیے
کہ جسقدر قد خانصاحب کا اونچا تھا اوسیقدر
قد اپنا بھی اونچا کر کے کھڑا ہو رہا یہانتک کہ صبح
ہو گئی جب سانپ نے نہ مار کھائی —

تو لاچاری کے درجہ خانصاحب نے ایک پتھر
اپنے پیرون سے ٹٹول کر ڈھونڈھا اور اوس پتھر کو
ہاتھ سے اوٹھا کر اوس سانپ کے منہ کے برابر
لے گئے تو سانپ بھی ساری رات سے غضب
مین ہو رہا تھا اوسنے بھی ایک منہ مارا خانصاحب
نے اوسکے منہ کے پاس پتھر لا کر اور چھوڑ دیا
جھپ سے سانپ نے جیسے ہی منہ مارا تو ویسے
سے ہی اونھون نے اوسکا جبڑا پکڑ لیا اور ہاتھ
مین اوٹھا لیا بس ایک کپڑا منہ مین ڈال کے
اوسکے سب دانت توڑ ڈالے اور پھر جب ناپا
پھر بعد اوسکے جو ناپا گیا تو تیرہ ہاتھ تھا — اور ایک
بالشت موٹا اور بیضہ اوس سانپ کے باہر نکلے
ہوئے تھے اور دم پر سے باندھا تھا یعنی دم
کی ہوئی تھی اور دو آدمی وہان سے ایک
بانس پر اوٹھا کر یہان لائے تھے — جسکو گیا
دو گیا — لائق عجایب خانے کے ہے ابھی
ہے اور شایق کو دیکھنا بھی —

اخبارات تار برقی

۲۰ اپریل — لندن — ہر قسم کی رائے والی اخبارات انگلستان باستثنای ڈیلی نیوز کے باتفاق اس بات کو پسند کرتے ہین کہ افواج ہندوستان بطور حفظ ماتقدم کے روانہ کی جاوے —

۱۸ اپریل — کلکتہ — شب گذشتہ کو ایک عام جلسہ بتحریک انڈین ایسوسیشن کے ٹون ہال مین ہندوستانی اخبارات کے ایکٹ پر اعتراض کرنیکی غرض سے منعقد ہوا تھا اوسمین چار ہزار اور پانچ ہزار کے ہندوستانی اور تین یا چار یورپین موجود تھے — پروفیسر ... اوسکے میر مجلس تھے اس جلسے نے تجویز کیا کہ ایکٹ موجب تنزل ہے اس جلسہ نے اس بات پر بھی آمادگی کی کہ ایک عرضی مخالف اس ایکٹ کے پارلیمنٹ مین بھیجی اور مسٹر گلیڈسٹن سے درخواست کرے کہ اس عرضی کو پیش کرین یہ جلسہ چار گھنٹہ تک ہا —

۱۸ اپریل — قسطنطنیہ — سلطان نے وفیق پاشا کو جو انگلستان کے دوست ہین برخاست کیا اور صدیق پاشا کو وزیر اعظم اور صفوت پاشا کو وزیر امور خارجہ اور عزت پاشا کو وزیر جنگ مقرر کیا —

۱۸ اپریل — سینٹ پیٹرس برگ — زار نے جنرل ٹوٹولیبن کو ایک خاص پیغام لیکر سین اسٹیفینو کو بھیجا ہے اسکا مقصد غیر معلوم ہے —

۱۹ اپریل — لندن — ایک شاہی اشتہار سے اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ تارپیڈو اور کل آلات جو اوس سے متعلق ہین غیر ملکون مین نہ بھیجے جاوین — جہاز چیلڈ وال ہال مین کل پندرہ آدمی ضایع ہوئے جنمین ریورنڈ پارس فال اور مس ہمینڈ اور چارلس ونیربٹ و مسٹر سنفیل کا شیر خوارہ لڑکا تھا یہ سب مسافر اور کپتان اور اول اور نمبر سے افسر تھے

۱۹ اپریل — گفتگوی صلح درمیان انگلستان اور جرمنی اور روس کے بالفعل برلن مین ہو رہی ہے — بدین وجہ کہ جرمنی کی بیچ بچاؤ کی کامیاب ہونیکا گمان ہے بہتری کی امید کیجاتی ہے — امید ہے کہ برلن مین سفیرون کا ایک کانفرنس منعقد ہو تاکہ یورپی کانگرس کے مجتمع کرنے کیواسطے ایک مسودہ تیار کرے

جسکا مقصد مطالبہ انگلستان بابت شرائط ... ہوگا اور یہ دریافت کرے کہ روس کیا چاہتا ہے —

۱۷ اپریل — قسطنطنیہ — گرینڈ ڈیوک نکلس نے جو درخواست کی تھی کہ افواج ترک سو بلاو جلد خالی کر دین اوسکا جواب گورنمنٹ ترک نے ... گورنمنٹ ترک عہد کرتی ہے کہ جیون جیون روس ممالک خیر بلگیریا کو خالی کرتا جائیگا ویسے ہم وارنا اور شمولا اور باطوم کو خالی ...

۱۹ اپریل — بخارسٹ — افواج رومانیہ یا ہین ہٹتے چلے جاتے ہین اور ایک عام حکم پر مجتمع ہو رہی ہین —

۱۹ اپریل — پیرس — اخبار جرنل ڈی سن پیٹر گورنمنٹ جرمنی کی حکمت عملی بیرونی کو شدت ملامت کرتا ہے اور اوسکے بیچ بچاؤ کی راست بازی مین شک کرتا ہے —

۲۲ اپریل — لندن — حال بہتر نہین — آسٹریا تذبذب مین ہے اور درمیان روس اور انگلستان کے اصلی فرق ابتک باقی ہے اخبارات لندن خیال کرتے ہین کہ جرمنی کی یہ تجویز کہ بیڑہ جہازات برٹش اور لشکر روس قرب قسطنطنیہ سے ایکدفعہ ہٹے روس کے حق مین نہایت مفید ہوگی —

افسر رسد مالٹا کیواسطے گیہون بکثرت خرید رہا ہے —

مینچسٹر کے ممبران کارخانجات روئی کے ایک جلسہ مین بالاتفاق یہ بات قرار پائی کہ جو لوگ کام سے کنارہ کرنے پر آمادہ ہین اون سے یہ بات کہی جاوی کہ دس فیصدی کی تخفیف کو کچھ دن کے واسطے قبول کرین —

۲۲ اپریل — سینٹ پیٹرس برگ — نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ اس بارہ مین گفتگو ہو رہی ہے کہ آیا بیڑہ جہازات برٹش اور لشکر روس جو قسطنطنیہ کے سامنے ہے ہٹ جاوے گا اور یہ کہ جب یہ بات طے ہوگی ایک ابتدائی کانفرنس اس غرض سے منعقد ہوگا کہ اصل کانفرنس کے اجتماع کے باب مین ... کرے

میں لا سکتا ... سی جھاڑی میں پکا
رہ گذرا تو ایک جگہ پر بندر کی چالاکی دیکھی
جیسے ہی خانصاحب کے ہاتھ ذرا نرم پائے ویسے ہی
اوسنے پچھلے پاؤں لیکر خانصاحب کے کمر پر جاکر
ایک ہی دفعہ جو ہمکتا ہے تو خانصاحب کی ناک
اوسکے منہ میں ساری ہی صاف آگئی جب تو خانصاحب
نے پکڑ چھوڑ دیا اور وہ بندر جسم خانصاحب کے
... بغل بلاق کے لٹکا ہے پر خانصاحب
کچھ نہیں اپنے سو چکر اوس بندر کے منہ میں
ایک گھونسہ بہت تانکر بڑی زور سے مارا ناک خانصاحب
کی اوسکے دانت سے ہٹ کر چھوٹ گئی تو جب
... بشیر صاحب نے یہ حال دیکھا تو وہ الٹین
عمل بچانے کر ہے ہے میرے بانی کو کمانا مارا
دیا یہ کہہ کے ایک گھونسہ جو اپنے ہاتھ سے
اپنے پیٹ پر مارا تو اوسکا دم اوسکے منہ سے
نکل گیا ... ناک کی بدولت جان گئی ...

سانپ کی عبرت

بروز سہ شنبہ تاریخ ... ربیع الثانی ۱۳۲۴ ہجری
مطابق ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء وقت ... بجے دن کے
وہ جی علی حسن خانصاحب ... ہے کہ
ایک شخص مرزا اسد علی نامی پاس مشیر بازن
... نوکر ہیں اونکے ... کی انکی جاتے
تھے اتفاق راہ میں بمقام ... پاسکے جب علی حسن
خان پہونچے دیکھا کہ سڑک کے
مغرب طرف نشیب میں بہت بڑی
ایک سانپ ایک شکار سے پرچشی ہوئی دھوپ کہا
رہی ہے مگر اوسکے منہ میں ایک تیلوری دبی
ہوئی ہے اور اوس تیلوری کے دو تو پانو ...
اوس ناگن کے منہ کے باہر نکلے ہوئے ہیں اور وہ
تیلوری غل مچا رہی ہے کہ خانصاحب نے جیسے ہی
دیکھا اونکے منہ میں پانی بھر آیا ... سے
اپنے ... کسی ... ہاتھ میں
پکڑا اوس ناگن کو پکڑنے چلے کہ دو آدمی وہاں
... سے بیٹھے ... آلو کھود رہے
تھے جیسے مزدوروں نے دیکھا کہ ... سانپ کو پکڑ
جاتا ہے تو اونہون نے غل مچاکر کہا کہ او میان
خبردار اسکو نہ چھیڑنا اور چلے جاو اپنے رستہ رستہ
مگر علی حسن خان نے کسیطرح اون دونو آدمی کا
کہنا نہ مانا اور ایک کپڑہ اپنے ہاتھ میں لپیٹ کر
اوس نشیب میں کود سے تو جب تک دور رہے
جب تک وہ ناگن اپنے جگہ پر سے نہ ہٹی اور جب
خانصاحب اوس ناگن کے قریب پہونچے اور اسکو
یقین کامل ہوا کہ یہ میرے دشمن ہین تو اوس ناگن
نے رو تقبلہ کیا اور چلی کہ اس لڑکے نے سنبھل کے
اوسکے دم پر ایک ہاتھ مارا تو وہ پلٹی بس پلٹتے ہی
اوسکا منہ اپنی گرفت سے ... لڑکے نے پکڑا
کہ پہر چھوڑا ... تیلوری سانپ کے منہ سے
چھڑا دی مگر وہ تیلوری جسقدر اوسکے منہ میں تہی
اوتنے جسم پر اوسکے پر و بال بالکل نہ باقی تھے
غرض کہ جب خانصاحب اوسکے دانت توڑ کر اپنے
گل میں ... پیٹ سے نکلے تو وہ ہی دونو آدمی ...
جو آلو کھود رہے تھے اور اونکو منع کرتے تھے
کہ تم مت پکڑو اس سانپ کو اور راستہ مر جاو
اونہیں دونو آدمیوں نے دوڑ کر منجھلے مرزا
صاحب بہادر انجم الدولہ بہادر سے خبر کی کہ ... ناگن
نے ایک ... اور ایک بچہ کا ... مار ڈالا ہے
اوسکو ایک لڑکے نے پکڑا ہے الغرض ...
... فوراً طلب کر ... کے دریافت کیا کہ تم
اسکو فروخت کروگے انہوں نے کہا کہ جی ہاں
مرزا صاحب موصوف نے خانصاحب مذکور کو
ایک پانچ روپیہ نکال کر دئے بعوض قیمت سانپ
کے اور ناگن انسے لی لیکر اپنے خدمتگار کو
دے دی اور خدمتگار مرزا صاحب کا واسطے
... کرنے کے اپنے مکان پر سے گیا محلہ
تحسین گنج میں اور خانصاحب کو مرزا صاحب نے
ایک رومال بھی دیا شالی کوئی پانچ روپیہ کا اور
یہ خوشی خوشی اپنے مکان کو آئے شب کو قریب
۱۱ بجے کے ایک آواز گھوش ... کے چھپیرے کیسی
... کان میں آئی تو خانصاحب کی نانی نے
... دیکھا تو ... کے ...
ایک بالس سے بھی لمبا تڑنگا سانپ چلا آتا ہے
علی حسن خان کی نانی نے چلا کر خانصاحب سے
کہا کہ لڑکے تو بہت سانپ پکڑتا ہے کہیں تو نے
تو نہیں کوئی کیڑا پکڑا ہے جو اوسکا جوڑا تجھسے بدلا لینے
آیا ہو خانصاحب کو تو فکر غالب تھی ہی جھپ سے
اوٹھ بیٹھے اور باہر نکل کر دیکھا تو اب وہ سانپ
میدان میں آپہونچا ہے خانصاحب نے اپنی
نانی صاحبہ سے پکار اسکے کہا کہ ہاں حضرت ہم نے
آج ایک ناگن پکڑی تھی مگر وہ جیسے نواب کے نوکر
نے بحکم نواب صاحب کے پانچ روپیہ قیمت دیکر
لے لی اب وہ ناگن تحسین گنج میں اوس خدمتگار
کے گھر میں ہے اگر اوسکا یہ جوڑا آیا ہے تو بھی
اوسکو قسم ہے حضرت سلیمان کی جو مجھے ...
غرض کہ یہ کہہ کر خانصاحب اپنی بے قصوری ظاہر کرنے
لگے تو سانپ پھر چلا گیا اور وہاں تحسین گنج
میں اوس خدمتگار کے گھر پہونچا ...
وہاں بھی یہی کیفیت گذری جب تو ...
میدان میں سانپ بیٹھا اور لگا سر پٹکنے ...
خدمتگار کی خوشدامن یعنی ساس نے لاکر ...
... میدان میں وہیں سے پھینکا تو اوسکے ...
سے وہ ناگن مر گئی ۔ تو سانپ نے
ہر چار طرف اوسکے تصدق ہونا شروع کیا اور بعد
تین مرتبہ صدقہ ہونے کے وہ سانپ پہر وہاں سے
چلا اور یہ خانصاحب بھی اپنے دلمیں نہایت خوف زدہ
ہو رہے تھے اوس سانپ کی ... دیکھ کر جو
اوٹھ سیدھے اپنے ... کو گئی اور ...
گانوں ... نامی ہے اور میں ...
وہاں یہ جاکر بیہوش ہو کر پڑ رہے اور اپنے
پلنگ پر سو رہے چھپر کے اندر غرض بعد چند ساعت
کے وہ سانپ پہر وہاں ... پر پہونچا تو ایک
شخص میر عباس نام تھے اونہوں نے جو دیکھا
کہ چاندنی رات کھلی ہوئی ہے اور ایک سانپ
بہت بڑا اور بہت چوڑا پہن کئے ہوئے چھپر کے
دروازہ پر کنڈلی مارے بیٹھا ہے تو لگے چیخنے کہ
... علی حسن جب سانپ نے ...

تو اندر گھسا اور یہ ہانسے خانصاحب سے جاکر کنڈلی مارکے اور پھن کا کھپا نکالکر لگا جھومنے اور میر عباس چلاسے جاتی ہیں کہ اتنے میں خانصاحب نے ــ ہی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہی سانپ جھوم رہا ہے انہوں نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں میر صاحب نے پکارا کہ یہ خواب غفلت نہیں بیداری ہے اوٹھے تو اب خانصاحب بھی یہ اپنے دلمیں سوچے کہ آخر کار یوں بھی مفت مارے جاؤنگے اس سے بہتر یہ بات ہے کہ مرتے ہاتھ پاؤں کچھ ہلاؤ آگے خدا مالک ہے خانصاحب نے پلنگ پر سے ایک پاٹی لوٹ جو ماری تو وہ بچے بچ کر ــ سے اور باہر ایک کھیت خوب گہرا ہوا تھا کہ یہ اوسمیں بھاگے اور سانپ بھی بہت ہی کوسٹ کے ساتھ اوس کھیت کی طرف چلا غرض کہ دونوں کا مقابلہ ہوا مگر یہ بلندی سانپ کی دیکھنی چاہیے کہ جسقدر قد خانصاحب کا اونچا تھا اوسیقدر قد اپنا بھی اونچا کرکے کھڑا ہو رہا یہانتک کہ صبح ہو گئی جب سانپنے نہ مار کھائی ــ

تو لاچاری سے ورد خانصاحب نے ایک پتھر اپنے پیرون سے ٹٹول کر ڈھونڈا اور اوس پتھر کو ہاتھ سے اوٹھا کر اوس سانپ کے منہ کے برابر لے گئے تو سانپ بھی ساری رات سے غضب میں ہو رہا تھا اوسنے بھی ایک منہ مارا خانصاحب نے اوسکے منہ کے پاس پتھر لاکر اور چھوڑ دیا جھپ سے سانپ نے جیسے ہی منہ مارا تو ویسے ہی انہوں نے اوسکا جبڑا پکڑ لیا اور ہاتھ میں اوٹھا لیا بس ایک کڑا منہ میں ڈال کے اوسکے سب دانت توڑ ڈالے اور پھینک دیا پھر پھر بعد اوسکے جو ناپا گیا تو تیرہ ہاتھ تھا اور ایک بالشت موٹا اور بعضے اوس سانپ کے باہر نکلے ہوئے تھے اور دم پر سے بال لگا تھا یعنی دم کری ہوئی تھی اور دو آدمی وہاں سے ایک بانس پر اوٹھا کر یہاں لائے تھے جسنے دیکھا وہ ڈر گیا ــ لایق عجایب خانے کے ہے [illegible] ہے اور شایق کو دیکھنا بھی [illegible]

اخبارات تار برقی

۲۰- اپریل - لندن - ہر قسم کی رائے وال اخبارات انگلستان باستثنای ڈیلی نیوز کے باتفاق اس امر کو پسند کرتے ہیں کہ افواج ہندوستان بطور حفظ ماتقدم کے روانہ کی جاوے ــ

۱۸- اپریل - کلکتہ - شب گذشتہ کو ایک عام جلسہ بتحریک لندن اسوسی ایشن کے ٹون ہال میں ہندوستانی اخبارات کے ایکٹ پر اعتراض کرنیکی غرض سے منعقد ہوا تھا اوسمیں بابین چار ہزار اور پانچہزار کے ہندوستانی اور تین یا چار یورپین موجود تھے ــ پروفیسر [illegible] میر مجلس تھے اس جلسہ نے تجویز کیا کہ یہ ایکٹ موجب تنزل ہے اس جلسہ نے اس بات پر بھی آمادگی کی کہ ایک عرضی مخالفت اس ایکٹ کے پارلیمنٹ میں بھیجی اور مسٹر گلیڈاسٹن سے درخواست کرے کہ اس عرضی کو پیش کریں یہ جلسہ چار گھنٹہ تک رہا ــ

۲۰- اپریل - قسطنطنیہ - سلطان نے وفیق پاشا کو جو انگلستان کے دوست ہیں برخاست کیا اور صدیق پاشا کو وزیر اعظم اور صفوت پاشا کو وزیر امور خارجہ اور عزت پاشا کو وزیر جنگ مقرر کیا ــ

۱۸- اپریل - سینٹ پیٹرس برگ - زار نے جنرل ٹوڈلبین کو ایک خاص پیغام لیکر سین اسٹیفنو کو بھیجا ہے اسکا مقصد غیر معلوم ہے ــ

۱۹- اپریل - لندن - ایک شاہی اشتہار سے اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ تارپیڈو اور کل آلات جو اوس سے متعلق ہیں غیر ملکون میں نہ بھیجے جائیں ــ جہاز چیلا ڈاول ہال میں کل پندرہ آدمی ضائع ہوئے جنمیں ریورنڈ پارس ہال اور مس ہمینڈ اور چارلس وینرٹ و مسٹر فینٹیل کا شیرخوارہ بچہ تھا یہ سب مسافر اور کپتان اور اول اور تیسرے افسر جہاز کے

۱۹- اپریل - گفتگوی صلح درمیان انگلستان اور جرمنی اور روس کے بالفعل برلن میں ہو رہی ہے ــ بدین وجہ کہ جرمنی کی بیچ بچاؤ کی کامیاب ہونیکا گمان ہے بہتری کی امید کیجاتی ہے ــ امید ہے کہ برلن میں سفیرون کا ایک کنفرنس منعقد ہو تاکہ یورپی کانگرس کے مجتمع کرنے کیواسطے ایک [illegible] ہو جاوے [illegible]

جسکا مقصد مطالبہ انگلستان بابت شرائط ہوگا اور یہ دریافت کریگی کہ روس کی کیا [illegible]

۱۸- اپریل - قسطنطنیہ - گرینڈ ڈیوک نکلس نے جو درخواست کی تھی کہ افواج ترک سوبلاء جلد خالی کر دیں اوسکا جواب گورنمنٹ ترکی نے [illegible] گورنمنٹ ترکی عذر کرتی ہے کہ جبتک روس ممالک غیر بلگیریا کو خالی کر دیجانے سے ہم وارنا اور شوملہ اور باطوم کو خالی [illegible]

۱۹- اپریل - بخارسٹ - افواج رومانیہ پیچھے ہٹتے جاتے ہیں اور ایک تمام محکمہ پر مجتمع ہو رہی ہیں ــ

۱۹- اپریل - پیرس - اخبار جرنل ڈس ڈیبیٹس گورنمنٹ جرمنی کی حکمت عملی بیرونی کو شدت سے ملامت کرتا ہے اور اوسکے بیچ بچاؤ کی بازی میں شک کرتا ہے ــ

۲۲- اپریل - لندن - حال بہتر نہیں ــ آسٹریا تذبذب میں ہے اور درمیان روس اور انگلستان کے اصلی فرق ابتک باقی ہے اخبارات لندن خیال کرتے ہیں کہ جرمنی کی یہ تجویز کہ بیڑہ جہازات برٹش اور لشکر روس قرب قسطنطنیہ سے ایکدفعہ ہٹے روس کے حق میں نہایت مفید ہوگی ــ

افسر رسد مالٹا کیواسطے گیہوں بکثرت خرید رہا ہے ــ

مینچسٹر کے ممبران کارخانجات روئی کے ایک جلسہ میں بالاتفاق یہ بات قرار پائی کہ جو لوگ کام سے کنارہ کرنے پر آمادہ ہیں اون سے یہ بات کہی جاوے کہ دس فیصدی کی تخفیف کو کچھ دن کے واسطے قبول کریں ــ

۲۲- اپریل - سینٹ پیٹرس برگ - نیم سرکاری [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ اس بارہ میں گفتگو ہو رہی ہے کہ آیا بیڑہ جہازات برٹش اور لشکر روس جو قسطنطنیہ کے سامنے ہیں ہٹ جاوے گا اور یہ کہ جب یہ بات طے ہوگی ایک ابتدائی کنفرنس اس غرض سے منعقد ہوگا کہ اصل کنفرنس کے اشتہار کے باب میں [illegible]

الہ تلیفون کا ایک عجیب کام

تاریخ ۱۱ مارچ کو پرنس امپریل اور چند دیگر اشخاص ٹیلیفون کمپنی کی کوٹھی پر تشریف لائی اور پروفیسر بل گرہیم آئے لنڈن انکا استقبال کیا چنانچہ الہ مذکور کا تجربہ کہ ازبس عجیب تہا دو گھنٹہ تک ہوتا رہا اخیر میں یہ ہوا کہ ایک غوطہ خور کی جان بچائی گئی جو ہڈسن نامی کے کپتان آرتھر نے دریا بحر کو کی تہی میں بھیجا اور سکے یہ معلوم ہوا کہ ایک غوطہ خور جو تہہ سمندر میں ایک کمو بیٹے نکالنے تہر سنگی جہاز مین رکنے کے یہ لگا کر گیا تہا اور یکایک وہین بیہوش ہوا صدا دی کہ مجھے نکالو نکالو۔ اور رسی نہین ہلائی لیکن یہ صدا اوسکی بذریعہ آلہ تلیفون کے اوسکی ٹوپی مین لگا ہوا تہا سنی گئی اور فوراً نکال لیا گیا۔ غوطہ خور مذکور اب صحیح و سالم ہے اور الہ تلیفون کا اپنی جان بچنے کی وجہ سے ممنون و مشکور ہے

الف مر م ۱

سلطنت ٹرکی

لندن کا ایک کارسپانڈنٹ پیرا سے ۱۰ مارچ کو لکہتا ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی نے یہ قرار دیا ہے کہ فوراً ایسا انتظام ہو کہ جس سے کہ ... کا عذر دور ہو اور بڑہنے نہ پاوے لہذا دو فوجین مقام ... کو فوراً جاوینگی اور جو برٹش باشاہی حکم کے منتظر ہین اگر اونکو حکم دیا جاوے تو وہ آگے بڑہین افواہاً سننے مین آیا ہے کہ جو عیسائی بوسنیا کے ہین وہ اسٹریا کو روکینگے مگر جہان تک ہمکو معلوم ہے اوس سے یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے اور اگر کوئی خفیہ سازش ہو گئی ہو تو یہ دوسری بات ہے زمانہ قدیم اور زمانہ حال کے عیسائی اسٹریا سے مخالفت کیسی کرینگے۔

ع ۔ سنہ

برٹش برہما

ایک نامہ نگار رنگون سے یون تحریر کرتا ہے کہ برٹش برہما مین اگر علم کی ترقی ہو تو نہایت تعجبات سے ہے۔ کیونکہ یہان کے سررشتہ تعلیم مین ایک افسر سال بہر تک نہین رہتا ہے بس ہر سال کے جدید حاکم کی وجہ سے ضرور ہے کہ نظم و نسق سررشتہ مین کسی نہ کسی قسم کا تغیر و تبدل پیدا ہو۔ معلوم نہین ہوتا کہ ایسے جلدی جلدی حکام سررشتہ تعلیم کیون بدلے جاتے ہین اور گورنمنٹ کا اس سے کیا منشا ہے۔ ا ۔ ن

ترکون اور روسیونکی صلح

رؤف پاشا آج کل سینٹ پیٹرسبرگ کو مع جنرل اغناٹیف کے گئے ہین یہ اسواسطے گئے ہین کہ وہ عہدنامہ صلح کو مکمل کرین اور کچہ چند ضروری تجویزین بہی وہان پیش کرینگے اور سوال و جواب بہی ہونگے بلا شک رؤف پاشا یہ درخواست کرینگے کہ ترک وہ مصارف جنگ نہین دے سکتے ہین جو روس نے طلب کیا ہے اور انکی خواہش ہوگی کہ وہ کہین شاید شہنشاہ روس یہ ظاہر کرین کہ بعض وقت ظالمون سے بہی رعایت ہو جاتی ہے بشرطیکہ رؤف پاشا اوس ایک شرط کو منظور کرین گے جو سین سٹیفنو مین روسیون نے کرنی چاہی تہی اور ترکون نے اوس سے انکار کیا جنرل اغناٹیف نے تو کہا ہے کہ سلطان کو بہی یہ بات لازم نہین ہے کہ شرایط صلح کو تسلیم کرین بلکہ جلسہ کانگرس مین پیش ہوتے وقت اونکی تائید کرین سفیر سلطان نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ وہ جانتا تہا کہ یہی بات ہے جس سے کہ روسی سخت کارروائی کرینگے اور اوسی وقت اوسکو خیال تہا کہ بعض بعض شرائط انہین ایسے ہین جنکو انگلستان کو ہر وسا ہوگا اور انگلستان اونکو روکے گا وزراے ٹرکی ان سب باتون کو یہ کہکر دور کر سکتے ہین کہ ہمسے روس نے زبردستی یہ عہدنامہ کرا لیا ہے ہم کبہی اس سے راضی نہ تہے ایسے امر کا ہونا ممکن ہے اور زمانہ سابق مین بہی ایسا ہی ہوا ہے ۱۸۲۹ء مین جب کہ گورنمنٹ ٹرکی یونانیون سے جنگ کر رہے تہے اور ایک بڑی خونریزی ہوئی تہی اور سلطان کی خاص فوج بہی کام آئی تہی تو روسیون نے متواتر خواہشین ظاہر کی تہین اور بعد بڑی بحث کے وہ صرف قبول ہین اور اسی طور پر اس عہدنامہ اکرمان پر دستخط ہوے ترکون نے اسی وجہ سے اسکو قبول کیا تہا کہ اوس زمانہ مین وہ جنگ نہین کر سکتے تہے مگر اونہون نے دستخط اس ارادہ سے کئے تہے کہ جب جدید فوج تیار ہو جاویگی تو فوراً اس عہدنامہ کو توڑ دینگے پس دوسرے سال اونہون نے نہایت صفائی کے ساتہ یہ اقرار کیا کہ جو خواہشین مقام اکرمان مین دربارہ مصارف جنگ اور سرویا کے کی ہین وہ اس لائق نہین ہین کہ منظور اور قبول کیجاوین اوس وقت مین ایسی مجبوری کی حالت تہی کہ بوجہ ضرورت کے جتنے ترکون کی باتون کو قبول کر لیا خواہ ہم چاہتے تہے یا نہ چاہتے تہے ہم چاہتے تہے کہ ایک عہدنامہ ہو جاوے جس سے کہ مسلمانون کے واسطے امن ہو جس صفائی کے ساتہ یہ اقرار ہوا اور سکے بموجب ۱۸۲۹ء مین ہوئی کہ جنگ کے بعد بہی ترکون کو زک ملی تہی لہذا اس زمانہ مین روسی کہہ سکتے ہین کہ ۱۸۲۸ء مین جو کچہ ٹرکی نے کیا تہا وہی اب کر سکتی ہے اور اپنے بچاؤ مین شاید وہ اس بات کو پیش کرین کہ جو باتین روسیون نے سین اسٹیفنو مین چاہین اونکو مجبوراً قبول کرنا پڑا اور اگر اس زمانہ مین قبول نکرتی تو سوا اسکے اور کیا چارہ تہا مگر ہرگز وہ شرائط ایسی نہین ہین کہ قبول ہون اگر ترک مجبور نکئے جاتے تو ہرگز دستخط نکرتے اگر اس بات کو سفیر ترک نے جلسہ کانگرس مین ظاہر کیا تو عجب ایک حالت معاملہ کی ہو جاوے گی اور جو عہدنامہ ترکون نے کیا ہے اوسکی تردید کا موقع ملجاوے گا ۔

یہ بات ایسی ہے کہ روس اور ترک کو باہم فیصلہ کر لینا چاہیے اور اگر ترک اس عہدنامہ پر اول ہی سے اعتراض کرے جیسا کہ ۱۸۲۹ء مین کیا تہا تو بے سود ہے کیونکہ جو قوت اوسکو اوس زمانہ مین تہی وہ اب نہین ہے اوس زمانہ مین ترکون نے خوب جنگ کی اور دو بڑی بڑی خونخوار لڑائیان ہوئین مگر اب تو وہ کمزور ہو گئی ہین یہانتک جو عہدنامہ سین اسٹیفنو مین ہوا ہے اوسکو قبول کر لیا اگر ترک اب کچہ بہی حس و حرکت کرینگے تو روسی اپنی فوج کو قسطنطنیہ مین لیجاوینگے اور اس بات کا

بہی خوف نہین ہے کہ ترک مسٹر مغربی یورپ کی سلطنتون
کی حکمت عملی کو تبدیل کرائین گے اور اسمین ترک کچہ شک نہین
ہے کہ جلسہ کانگرس مین جو لوگ جمع ہونگے وہ اس عہدنامہ
کی ہر دفعہ کو دیکہینگے اگر وہ یورپ کے خلاف ہوگا تو اوسکی
تردید ہوگی اور جو دستخط ترکون نے کئے ہین وہ سب
جاتے رہینگے اگر ٹرکی نے اعتراض بہی کیا تو ایک فضول
امر ہے اگر انگلستان اور آسٹریا پہلے سے انتظام
کرتے تو کیون روس بلکن اور ڈنیوب اور ترسے اوسین
ہشیفنو کا عہدنامہ کرتے اگر ترکون نے یہ اعتراض کیا
تو یہ اور بہی اعتراض ہوگا ہمین تو شک نہین کہ روسی
چاہتے ہین کہ جہانتک ہو سکے وہان تک جہاز سے مسلمین
کی تعداد کم ہو مگر یہ بات غلط ہے اگر خیال کیا جاوے
کہ ترکون کو فائدہ ہوگا ترکون کو تو اوسوقت فائدہ ہوتا
جبکہ اونکی قوت قایم رہتی اور اوسکو اپنی عملداری کی
تقسیم کا بہی اختیار نہین ہے کیونکہ شاہان یورپ
اوسکے ذمہ دار ہین وہ کیون قبول کرین گے کہ ٹرکی
تنہا عہدنامہ بغیر استفسار شاہان یورپ کے کرے
بلکہ اگر ان دونون سلطنتون مین باہم اتحاد ہوگیا تو
اوسوقت شاہان یورپ بہی پسند نکرینگے اور اس
بات کو دوراندیش خوب سمجہتے ہین کہ اسمین یورپ کی
بہتری نہین ہے اور وہ خیال کرتے ہین کہ یورپ مین
بڑے انقلاب اس سے ہونگے مگر خودمختار ٹرکی کے
قائم ہونا ایک دشوار امر ہے یہ ایسا خیال خام ہے کہ کبہی
اسکو کوئی پسند نکریگا اور اگر غور کیا جاوے اور زمانہ
سابق کے حالات دیکہے جاوین تو یہ بات نہین ہوسکتی
ہے ہان ایک مدت ٹرکی بطور ماتحت روس کے رہیگی
بشرطیکہ اور شاہان یورپ بہی اوسکو پسند کرین لیکن
شاہان یورپ ہرگز اس بات کو تسلیم نکرینگے اور اگر یہ بات
منظور ہی کیا تو صرف یہی بات نہین ہے کہ زبان سے
کہدین بلکہ مستعد ہون اور آسٹریا کو بوسنیا اور ہرزگوینا
کو اپنی عملداری مین شریک کرنا چاہیے اور نہ انگلستان کو
گورنمنٹ یونان کی اعانت کرنا چاہیے کیونکہ اگر انگلستان
نے ایسا کیا تو اسمین سوای ضرر انگلستان کے
اور کچہ نہین ہے اور جب یونان سے جنگ ہو چکی
تہی تو اوسمین یہ بات قرار نہین پائی تہی اور نہ کچہ سلی

اور آسٹریا اور فرانس کو ہرگز لازم نہین ہے
کہ یونانی تعلقات کو امن مین رکہین جن سلطنتونکو
بحری قوت ہے اونکو لازم ہوگا کہ دار دانیلز کو
ہمیشہ بند رہنے دین اور وہان کسی کے جنگی جہاز
نہ آنے پاوین مگر روس تو یہ کوشش ضرور کریگا کہ
باسفرس مین اوسکے جہاز آمدورفت کرین پس ان
شرطونپر جو سلطان ٹرکی کا ہوگا وہ ماتحت روس کا
ہوگا اور اگر اسکی شرح زیادہ کیجاوے تو یہ بہی
فضول ہے کیونکہ خیالی پلاو کہان تک پکایا جاوے
کونٹ اینڈریسی صاحب نے جو اسپیچ اخیر مین کی
تہی اور جسکا خلاصہ ہمارے دانا کارسپانڈنٹ
نے لکہا ہے اوس سے صاف ظاہر ہے کہ آسٹریا
بندوبست ٹرکی مین شریک ہونا چاہتی ہے اب
اس وزیر کی زبان سے جو الفاظ نکلے وہ اور طرح کے
اور ایسے نتہے جیسے کہ سابق مین یہ کہا کرتے تہے
پس اس سے ظاہر ہے کہ انہون نے کوئی بات
قرار دی ہے اور انہون نے جو تقریر ہنگری کے
لوگون کے روبرو کی اوس سے ایک تشویش
سینٹ پیٹرزبرگ کے لوگون مین پڑگئی اور اس سے
لازم آیا کہ غور کیا جاوے ہرچند کہ وہ بہی شامل ہونے
اور ہم وطنون کی چاہتی ہین کہ بوسنیا پر قبضہ کرلیا جاوے
مگر اسپر بہی انہون نے فرض کیا کہ اگر بوسنیا پر قبضہ
نہین ہوتا ہے تو اس سے ضرر آسٹریا کا ہی کیونکہ
اس بات کی ہونے سے اوسکی حد قائم نہین
ہو سکتی اور اس ملک کی حکمت عملی کے باب
مین تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہنوز ارادہ کسی طرح کی
اعانت کا ترکون کی نسبت نہین کیا اور یہ اسوجہ سے
ہوا کہ ترک تو نہ اپنی ملک مین امن قائم رکہ سکتے ہین
اور نہ انتظام کر سکتے ہین ہم لوگون نے غور کیا کہ
اگر شامل کر کے جنگ کرین تو یہ بات ایسی ہے
کہ گویا مکان بالو کا بنانا ہے اس صورت مین
ٹرکی اپنی تقدیر پر شاکر رہی اور جو کچہ ہونا تہا وہ
ہوا پہر اب کیا ہے جو عہدنامونکی نسبت گفتگو کی
جاتی ہے مگر یہ بات نہایت مناسب ہے کہ بقدر
بحری تعلقات مین اونکی نسبت غور کیا جاوے

مصر تو ایک مقام ہے اوسکی نسبت ضرور خیال کرنا
چاہیے دوسرا مقام وہان خلیج فارس ہے مگر
اور قسطنطنیہ تیسرا مقام ہے جو رستہ میڈیٹرینین
سے بحر اسود کا ہے اوسکی بہی نگہداشت کرنا چاہیے
اور اوسکو چوتہا راستہ قرار دینا چاہیے اور
اسکی تشریح لارڈ ڈربی صاحب پہلے کر چکے ہین
اگر ان مقامات کو امن رکہنا منظور ہے تو یہ چہار
مقامات سے قرار دیے جاوین اور یہ بات
ممکن ہے کہ جو باتین روسیون نے چاہی ہین
وہ بہی تسلیم کیجاوین یعنی صوبہ بلگیریا ایسا قرار دیا
جاوے کہ جسمین وہ خود ہی اپنا انتظام کرسکے ہمارے
پر اس ملک کو کوئی اعتراض نہین ہو سکتا ہمین
شرط یہ ہے کہ مداخلت مذہبی نہو اور ہر ایک
مذہب والا اپنی مذہب پر پابند رہے اور مذہبی برتاؤ
کرے اگر روس خیال کرتا ہے کہ جو انتظام روسیونکی
جانب سے ہوگا اوسمین کوئی مداخلت نہین کر سکتا
تو اوسکی غلطی ہے۔ اور یہ بہی غلطی ہے کہ ٹرکی
سے کہی کہ فلان فلان شرط کانگرس مین پیش نہو اور
کیا روس چاہتا اس بات پر راضی نہوگی کہ گورنمنٹ
ٹرکی اپنی قسمت محتاج ٹرکی کے ساتہ شریک کرے
اور جلسہ کانگرس مین جو گفتگو وہ کرے وہی یہ
کرے۔ ت لندن ٹائمز ۱۳ مارچ

صلح کی نا امیدی

ہم جبکہ تار برقی کی جو اخبار انڈین ڈیلی نیوز کو
بمبئی سے آئی اخبار ٹیمس آف انڈیا مین درج ہے
کہ ایک خاص تار برقی لندن سے آئی جسمین یہ
بیان ہے کہ جلسہ وزرا کا جو خیال تہا کہ صلح ہوجاویگی
اوسمین نہایت کمزوری آگئی ہے اور سفیر جنکے
ذریعہ سے جو کارروائی جرمن کرتا تہا اوسمین ناکامی کی
یہی احتمال تو سب کو تہا۔ ت مورخہ

سلطنت امریکا

جلسہ وزرا مین یہ بات قرار دی گئی کہ ایک جلسہ جدید ہو
جسمین ہر بار اوسکی رائی لیجاوی۔
دوشنبہ کے روز ایک جلسہ مین مسودہ قانون پیش ہوا اور منشا
اسکی تنخواہ وزرای امریکا اور کانسلرون کی کم کی گئی۔ ت مدینہ

اوده اخبار سے

جناب اڈیٹر صاحب مخدوم مکرم سلامت - بعد تسلیم
گذارش یہ ہے کہ لکھنو مین جو انجمن تہذیب قریب دو سال سے
قائم ہے اور جسکا پندرہ روزہ جلسہ جناب مولوی
محمد حیدر حسین خانصاحب سرپرست جلسہ کے
باغیچہ مین ہوا کرتا ہے اور جسکا تذکرہ آپ کے
عمدہ اور عالی اخبار مین کئی بار چھپ چکا ہے وہ بفضل الٰہی
ایک عمدہ ترقی پر ہے آخر فروری کے ایک جلسہ مین
مولوی انعام الحق صاحب وکیل ہائی کورٹ نے
ایک نہایت پر فوائد اور عالی مضمون تعلیم عامہ پر
سنایا تھا جسکی خوبی کچھ وہی لوگ جانتے ہین جو
شریک جلسہ تھے - شروع مارچ کے ایک جلسہ مین
جناب بابو محمد شایق صاحب واٹر اکزو پریسیڈنٹ
جلسہ نے علم نباتات پر بہت ہی معقول گفتگو فرمائی
تھی - اب دفتر انجمن مین مضامین اور لکچرونکا ایک
بھاری حصہ جمع ہو گیا ہے جسکی نسبت مناسب
شائع کئے جانے اور بعضی کی تجویز ہو رہی ہے بالفعل
چند ممبران کی توجہ اردو اخبارات کے منگوانے
کی نسبت ہے - اسلئے میری درخواست جمیع صاحبان
مہتممان اخبارات سے یہ ہے کہ براہ مہربانی ایک
ایک پرچہ اخبار بنام سکرٹری انجمن ترسیل فرماوین
کہ اوسپر کثرت رائے سے جن اخبارات کا منگانا
انجمن منظور کرے اونکی خدمتین عرضی اور قیمت بھی
روانہ کیجاوے - آپکا اخبار جیسا کچھ مفید ہے اور بوجہ
روزانہ طبع ہونے کے جیسی جلد جلد خبرین اس سے
ملتی ہین محتاج بیان نہین ہے خصوصاً اندنون جب سے
کہ آپ کے اخبار نے ترتیب مضامین کا ایک نیا اور عام
پسند ڈھنگ اختیار کیا ہے اور عمدہ ہو گیا ہے اور سچ یہ
ہے کہ ایسا نہوتا تو حسود و حاسدان کیون ہوتا -
بہر حال آپکا اخبار ہمارے جناب سرپرست جلسہ
خرید فرماتے ہین اور جلسہ مین آتا ہے اسلئے آپ سے
درخواست نہین ہے کہ آپ بھی اپنا اخبار مرحمت فرمائیے
آپ سے صرف یہ درخواست ہے کہ اگر آپ
اس خط کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین جگہ دیں تو مجھپر
نہایت احسان ہوگا - والسلام - آپکا خادم -
محمد نجیب سکرٹری انجمن تہذیب لکھنؤ
و وکیل عدالت دیوانی - ۲۸ مارچ ۱۸۸۸ء

لوکل

چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو
سوزن تدبیر سارے عمر گو سیتے رہے

مسٹر ٹونی کے با خودی و سنر یابی کی خبر تو ہمارا
لوکل کارسپانڈنٹ ہدیہ ناظرین کر چکا ہے مگر یہ
طرفہ ماجرا ہے کہ اب مسٹر ٹونی کو ملاقات لکھنؤ مین
پھر شمس نے دیکھا یہ ہوا کیا
کیا خوب حکام خود اس کارروائی ہو چکی ہین
- جیل سے کیونکر رہا ہوا اور اگر چودہ باب رہائی
جیل مین پہونچا وہ تو دستخطی جناب کپتان فیصل ...
ڈپٹی کمشنر لکھنؤ ہونا ہے - مگر جیل مین کیونکر اور
کسکے معرفت پہونچا - اگر ڈاک پر پہونچا تو
اہلکاران جیل کو ضرور دریافت کرنا لازم تھا کہ کبھی
اور بھی ایسے تعمیل احکام بذریعہ ڈاک پاتے ہین -
کچھ ہی کیون نہو مگر مسٹر ٹونی نے خوب ...
لیکن تقدیر سے آدمی مجبور ہے آخر پھر ...
... لگائے تحقیقات ہوئی ...

اوہی چھوٹکر ساری کو دہا ہے
دبے کے دموکے چونا کہائے

میان خدا بخش اکہ گروہ والے نے بامید طلب
منفعت لیسنس وغیرہ لیکر ایک گاڑی خانہ بہادری
کسب لکھنو مین چند روز سے جاری کیا تھا - مگر ...
قسمت بیچارہ پر وہ نوٹس پڑگئی وہ مفت گذر ...
ہو گئی کہ انکی ایک گاڑی مین کوئی ڈاکٹر صاحب میم ...
سوار تھے کہ ادہر سے ایک صاحب پلٹنی کے گاڑی
آتی تھی ہرچند کوچوان نے بچایا کہ گاڑی ٹکر ہی سے بچے
دونو کے بیچ مین ہو رہی مگر ہونی والی واردات کب
ٹلتی ہے وہین پر گاڑی لڑگئی اور پلٹنی صاحب کے گاڑی
حالانکہ ابھی نئی گاڑی نور وجی صاحب کے یہان
سے بقیمت ... خرید کی ہے مگر نہین معلوم کیا
بالکل ... کی تھی کہ ... ہو کر ادہی اکہڑ گئی
صاحب نے نام مالک گاڑی کا دریافت کر لیا اور رات کو گاڑی
ادہی جگہ چھوڑ کر چلے گئے ...
گرا ... ممانعت عام ... لگائی بھی مگر ...
نہ ہی مالک خدا بخش کو اطلاع دی ...
گئے - نہ دیکھا او نہ دیکھا ... پولیس ... ابھی
صاحب کے جگہ پر پہونچے وہ تو ... معلوم ہوا
صاحب نہایت فہمیدہ و سنجیدہ آدمی ہین - اگر ...
جاہل ہوتا تو نہین معلوم انکی کیا درگت بنانا ...
چلے گئے تھے - ہرچند کہ صاحب کا دعوی بہت کچھ تھا -
مگر جناب ... مجسٹریٹ صاحب بہادر ...
بفہمایش مناسب یہ حکم فرمادیا کہ - خدا بخش صاحب کی گاڑی
حسب پسند انکے بنوادی - اور تا طیار ہونے گاڑی کے
صاحب کی سواری کو اپنی گاڑی دی - چنانچہ ...
صاحب ممدوح ... صاحب کے یہان گاڑی بنی ...
- ہرچند خدا بخش نے عذر کیا کہ دوسری جگہ بنے مگر صاحب
نے قبول کیا - اور ... صاحب نے صرف مرمت کا ...
... کہا تھا ... صاحب نے ...
- اب کہتے دو سو روپیہ ہون یا کچھ کم ہون - ...
گاڑی پر اگر ... صاحب سوار ہونگے ... پسند ...
- کہ اب ... اور ... سوار ہوتے ہین
اور ... انکے حکم سے ... انکا بھی سو کہا تھا
... خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے -

بہا کئی ہزار ... گہانی
... جو ... ہین

باجلاس جناب صاحب ... مجسٹریٹ نواب ... الدولہ
نے بنام محمد حسین پسر ... درخواست
محلہ کی پولیس مین بھیجی گئی تھی کہ محمد حسین بیٹے بنام محمد عباس
و محمد خان و علی حسین نواب ... درخواست کی وہ بھی
پولیس مین گئی ۲۰ - اپریل ۱۸۸۸ء کو ...
حاضری ... صاحب میر خورشید علی ...
نواب ... علی عباس ... محمد حسین وغیرہ
پیش ہوے کہ محمد حسین ... نواب ...
... شرکت قبضہ ...
اور نواب ... ابھی ...
اندیشہ فساد ... مقدمہ ۳۰ مئی ۱۸۸۸ء کو
بغیر ثبوت فریقین پیش ہو جو کیفیت
ہوگی لکھی جاوے گی -